ہوتی ہے ؟

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر ، مسرہ ۔ طائف

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com

SheikhMaqubоolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com

Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

کس کی دعا قبول ہوتی ہے ؟

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر-شمالی طائف

دعا مومن کی زندگی کا اہم ترین حصہ ہے۔ مومن ہر آن وہر لمحہ اس سے جڑا رہتا ہے اور زندگی کے تمام مسائل اپنے خالق ومالک کے سامنے بیان کرتا رہتا ہے۔ خالق اپنے بندوں کی پکار سے خوش ہوتا ہے اور ہر وہ چیز عطا کرتا ہے جس کے لئے اس کے بندے نے ندا لگائی ہے۔ آج لوگوں کی اکثریت نے ضعیف الاعتقادی اور ایمان میں کمزور ہونے کے باعث دعا کی اہمیت اور اس کی قبولیت سے اپنا اعتماد اٹھالیا ہے۔ دعا تو لوگ کرتے ہیں مگر عدم قبولیت کا رونا روتے ہیں، اپنی دعاؤں پر اعتماد کرنے کے لئے پھر غیر اللہ کا وسیلہ لگاتے ہیں۔ پتہ نہیں لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ براہ راست اللہ کو پکارنے میں کوئی فائدہ نظر نہیں آتا مگر مزارات پہ دعا کرکے بڑے خوش ہوتے ہیں، مردوں کا وسیلہ لگاکر دعاؤں کی قبولیت پہ اعتماد بندھ جاتا ہے۔

ابتدائے آفرینش سے اللہ کی مخلوق نے ہمیشہ اللہ کو پکارا ہے، انبیاء کی بعثت کا عظیم مقصد ایک رب کو پکارنے کی طرف بلانا ہے۔ انبیاء نے خود بھی اللہ کو پکار کر اپنی اپنی امت کو اس کی تعلیم

دی۔ قرآن میں کتنے پیغمبروں کا ذکر ہے جو اپنے رب کو پکارتے ہیں اور ہر مومن بلکہ اللہ کا ہر ولی جو واقعی اللہ کا ولی ہوا انہوں نے ہمیشہ اللہ کو ہی پکارا۔

دعا خالص عبادت کا نام ہے، تمام نبیوں کے سردار، تمام انسانوں میں اشرف، تمام اولیاء میں سب سے مکرم ہم سب کے امام اعظم حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: **الدُّعاءَ هوَ العِبادَةُ، ثمَّ قرأَ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ(صحيح الترمذي:3372)**

ترجمہ: دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ نے آیت پڑھی: ‹‹وقال ربكم ادعوني أستجب لكم إن الذين يستكبرون عن عبادتي سيد خلون جهنم داخرين›› تمہارا رب فرماتا ہے، تم مجھے پکارو، میں تمہاری پکار یعنی دعا کو قبول کروں گا، جو لوگ مجھ سے مانگنے سے گھمنڈ کرتے ہیں، وہ جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر داخل ہوں گے۔

آج مسلمانوں کا ایمان کس قدر گیا گزرا ہے کہ جعلی پیرو فقیر اور پاکھنڈی باباؤں کی بات پہ تو شک نہیں ہوتا مگر انہیں نہ اللہ کے کلام پہ اعتماد ہے اور نہ ہی کائنات کی سب سے عظیم ہستی کے فرمان پہ اعتماد ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے بتلایا کہ دعا عبادت ہے اور آپ ﷺ نے دلیل میں قرآن کی آیت پیش کی کہ رب کا فرمان ہے تم صرف مجھے پکارو، میں

تمہاری پکار کا جواب دیتا ہوں، ہاں اللہ نے مزید فرمایا کہ لوگو! سن لو اگر تم نے مجھے چھوڑ کر غیر کو پکارا تو پھر تمہارا اٹھکانہ جہنم ہوگا وہ بھی ذلت ورسوائی کے ساتھ۔الحفظ والاماں۔

باری تعالی نے ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرة:186)

ترجمہ: جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

اللہ نے اس قدر واضح کر کے بتلادیا کہ نا سمجھوں کو بھی سمجھ آجائے۔اللہ قریب ہے اور ہمیشہ آدمی قریبی کو ہی پکارتا ہے، اس طرح کی مثال دے کر اللہ نے اپنے بندوں کو بتلایا کہ مجھے ہی پکارا کرو، مجھے جو بھی پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا ہوں۔آگے اللہ نے نشانی بھی ذکر فرمائی ہے کہ جو اپنے حقیقی معبود کو پکارتے ہیں ان کا شعار اپنے رب پر صحیح معنوں میں ایمان لانا اور اپنے خالق کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا ہے۔جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارتے ہیں وہ نہ رب

پر صحیح ایمان لانے والے ہیں اور نہ رب کی اطاعت بجالانے والے ہیں۔

اللہ ہر جگہ سے اور ہر لحہ بندوں کی پکار سنتا ہے مگر اس کی شان کریمی اور بندوں پر عظیم مہربانی دیکھیں کہ وہ فریاد سننے ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے: يَتَنَزَّلُ رَبُّنا تَبارَكَ وتَعالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إلى السَّماءِ الدُّنْيا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، يقولُ: مَن يَدْعُونِي فأسْتَجِيبَ له، مَن يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَن يَسْتَغْفِرُنِي فأغْفِرَ له.(صحيح البخاري:6321)

ترجمہ: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے، اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اس کی بخشش کروں۔

دعا سے متعلق قرآن وحدیث میں بہت سارے نصوص ہیں جن کے ذکر کا یہ مقام نہیں ہے، یہاں میرا مقصد ان لوگوں کا ذکر کرنا ہے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، مذکورہ باتیں بطور تمہید تھیں تاکہ اگر کسی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو عدم قبولیت کی وجہ تلاش کرے اور اپنی اصلاح کرلے۔

تین قسم کے لوگوں کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثُ دعَواتٍ مستجاباتٌ دعوةُ المظلومِ ودعوةُ المسافرِ ودعوةُ الوالدِ على ولدِهِ(صحيح الترمذي:3448)

ترجمہ: تین طرح کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا،اور باپ کی بد دعا اپنے بیٹے کے حق میں۔

مظلوم پر ظلم کرنے والا اللہ سے بے خوف ہوتا ہے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت اپنے ذہن سے خالق کا تصور نکال چکا ہوتا ہے۔ جس کے ذہن میں خالق کا تصور ہو وہ کبھی دوسروں پر ظلم نہیں کر سکتا کیونکہ خالق اس کائنات کا خالق ہی نہیں منصف بھی ہے،اس کی عدالت میں حق کے ساتھ فیصلے ہوتے ہیں۔ اگر اس کے یہاں انصاف نہ ہوتا تو فرعون جیسے لوگ کمزوروں کو دنیا میں زندہ نہیں چھوڑتے۔ دنیا میں لوگوں کی عدالت محض دھوکہ ہے، انصاف تو اللہ کی عدالت میں ہے۔ جب کبھی کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے اور مظلوم اپنے خالق سے اس ظالم کے خلاف فریاد کرتا ہے تو پھر دنیا میں ظالم کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب عامل بنا کر یمن بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی:

اتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ، فإنَّهَا ليسَ بيْنَهَا وبيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.(صحيح البخاري:2448)

ترجمہ: مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس (دعا) کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

مظلوم کافر بھی ہو تو اس کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: دعوةُ المظلومِ مُستجابةٌ، وإن كان فاجرًا ففُجورُه على نفسِه(صحيح الترغيب:2229)

ترجمہ: مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے، چاہے فاجر ہی کیوں نہ ہو، فجور (کا خمیازہ) اسی کی جان پر ہوگا۔

ظلم وزیادتی دربار الہی میں اس قدر سنگین جرم ہے کہ اس کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی دی جائے گی۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

ما من ذنبٌ أجدرُ أن يُعجِّلَ اللهُ لصاحبِه العقوبةَ في الدنيا مع ما يدَّخِرُ له في الآخرةِ من البغيِ وقطيعةِ الرحمِ(صحيح ابن ماجه:3413)

ترجمہ: ظلم اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا مرتکب زیادہ لائق ہے کہ اس کو

اللہ کی جانب سے دنیا میں بھی جلد سزا دی جائے اور آخرت کے لئے بھی اسے باقی رکھا جائے۔

مظلوم کی طرح مسافر کی دعا اور والد کی اپنے اولاد کے حق میں دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔اس پس منظر میں آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ ظلم کا بدلہ لے لینے سے کوئی مظلوم نہیں رہ جاتا، سفر میں برائی کرنے سے دعا بے اثر ہو جائے گی اور باپ کا نیک وصالح نہ ہونا دعا کی تاثیر چھین لے گا

۔

ان تین لوگوں کے علاوہ حدیث میں صالح اولاد کی دعا کا ذکر ہے جو باپ کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔ایک روایت مسلم میں ہے جس میں تین چیزوں کے صدقہ جاریہ کا ذکر ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عنه عَمَلُهُ إِلَّا مِن ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِن صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو له.(صحیح مسلم: 1631)

ترجمہ: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (جن کا فیض اسے برابر پہنچتا رہتا ہے): ایک صدقہ جاریہ، دوسرا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے، تیسرا صالح اولاد جو اس کے لیے دعائیں کرتی رہے۔

ابن ماجہ کی حسن درجے کی روایت میں ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں: إنَّ الرَّجلَ لتُرفَعُ درجتُه في الجنةِ فيقولُ : أنَّى هذا ؟ فيقالُ : باستغفارِ ولدِك لكَ(صحیح ابن ماجه:214/3)

ترجمہ: آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا، پھر وہ کہتا ہے کہ میرا درجہ کیسے بلند ہو گیا (حالانکہ ہمیں عمل کا کوئی موقع نہیں رہا) اس کو جواب دیا جائے گا کہ تیرے لئے تیری اولاد کے دعاواستغفار کرنے کے سبب سے۔

باپ کا اپنے بیٹے پر زندگی بھر کا احسان ہوتا ہے بطور خاص طفولت سے جوانی تک۔اولاد کے لئے والدین کی قربانی کا دنیا میں کوئی صلہ ممکن نہیں ہے تاہم ان کی قربانیوں اور احسان وسلوک کے تئیں کثرت سے ان کے لئے دعاواستغفار کرنا چاہئے۔

ایک حدیث میں غازی، حاجی اور معتمران تین قسم کے آدمیوں کی دعا قبول ہونے کا ذکر ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

الغازي في سبيلِ اللَّهِ، والحاجُّ والمعتمِرُ، وفْدُ اللَّهِ، دعاهُم ، فأجابوهُ، وسألوهُ، فأعطاهُم (صحيح ابن ماجه:2357)

ترجمہ: اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے غازی اور حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اللہ نے انہیں بلایا تو وہ آگئے لہذا اب وہ اللہ سے سوال کریں گے تو اللہ انہیں عطا فرمائے گا۔

اللہ جنہیں غزوہ یا حج و عمرہ کی سعادت بخشے وہ اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرے اور کثرت سے اللہ کو پکارے، اللہ ان کی مرادیں پوری فرمائے گا۔

اپنے بھائیوں کی پیٹھ پیچھے دعا کرنا بھی قبولیت کا باعث ہے نیز دعا کرنے والے کے حق میں بھی وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ(صحيح مسلم:2733)

ترجمہ: مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے، اس کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر کیا ہوا فرشتہ اس پر کہتا ہے: آمین، اور تمہیں بھی اسی کے مانند عطا ہو۔

اللہ تعالی توبہ کرنے والی کی بھی دعا قبول کرتا ہے بلکہ توبہ کرنے والا اللہ کے نزدیک محبوب

وپسندیدہ بندہ ہے، فرمان الٰہی ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (الشوري:25)

ترجمہ: وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے در گزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو سب جانتا ہے۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ عَبْدًا أصابَ ذَنْبًا ورُبَّما قالَ أذْنَبَ ذَنْبًا فقالَ: رَبِّ أذْنَبْتُ ورُبَّما قالَ: أصَبْتُ فاغْفِرْ لِي، فقالَ رَبُّهُ: أعَلِمَ عَبْدِي أنَّ له رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ ويَأْخُذُ بهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي(صحيح البخاري:7507)

ترجمہ: ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا: اے میرے رب! میں تیرا ہی گنہگار بندہ ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔

بلکہ اس حدیث میں ہے کہ بندہ بار بار گناہ کرتا ہے اور بار بار اللہ سے توبہ کرتا ہے اور اللہ اپنے

بندے کو بخش دیتا ہے۔

اللہ کبھی کبھار گنہگار کی بھی دعا قبول کرلیتا ہے حتیٰ کہ شرک کرنے والی کی دعا بھی قبول کرلیتا ہے، یہ اللہ کی مہربانی ہے۔ ممکن ہے عاصی اپنے گناہوں سے پلٹ جائے، توبہ اور استغفار کرلے۔اللہ تعالی مشرکوں کی دعا کے بارے میں ذکر کرتا ہے:

وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ كَفُورًا (الاسراء :67)

ترجمہ: اور سمندروں میں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑاہی ناشکرا ہے۔

اللہ نے تو شیطان کی بھی دعا قبول کی ہے، فرمان باری تعالی ہے: قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ. قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ (الاعراف:1514)

ترجمہ: [شیطان نے] کہا: میرے پروردگار! مجھے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے دے، [تواللہ تعالی نے] فرمایا: تجھے مہلت [دے دی] ہے۔

دعا اصل میں مومن و متقی بندوں کی قبول کی جاتی ہے، گنہگاروں کی دعا کبھی قبول ہو جائے تو اس کا مطلب نہیں کہ گناہ کا دعا پہ کوئی اثر نہیں پڑتا۔ گناہ کا دعا پہ بہت اثر پڑتا ہے اور حرام کمائی کا توبیحد اثر پڑتا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں وارد ہے:

ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟(صحيح مسلم:1015)

ترجمہ: پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، پریشان حال اور غبار آلود ہے۔ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعائیں مانگتا ہے۔ میرے رب! اے میرے رب! اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس پینا حرام ہے، اس کا پہننا حرام کا ہے اور اس کی پرورش ہی حرام سے ہوئی ہے۔ پھر اس کی دعا کیوں کر قبول ہو گی۔

اگر کبھی مزار پہ دعا کرنے سے قبول ہو جائے، اگر کبھی غیر اللہ کو پکارنے سے دعا قبول ہو جائے، اگر کبھی اولیاء کے وسیلے سے دعا قبول ہو جائے تو مسلمان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس طرح دعا کرنا صحیح ہے یا ایسے دعا کرنے سے جلد قبول ہوتی ہے۔ ہر گز نہیں۔ اولا: ہمارا عقیدہ یہ ہو کہ دینے والا صرف اللہ ہے خواہ مانگنے والا کہیں بھی جا کر مانگے۔ ثانیا: اللہ تعالی بندوں کو طرح

طرح سے آزماتا ہے اور آزمائش میں مبتلا کر کے گناہ سے پلٹنے اور توبہ کرنے کی مہلت دیتا ہے۔ کوئی مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ قبر والا بھی دیتا ہے تو پھر ہندوؤں کا عقیدہ پتھر سے مانگنا بھی صحیح ہو جائے گا کیونکہ کبھی کبھی اس کی بھی مراد پوری ہو جاتی ہے جبکہ ایک ادنی مسلمان بھی کہے گا کہ پتھر نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے تو پھر یہ بھی عقیدہ رکھیں کہ قبر والا بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے۔یہی عقیدہ قرآن ہمیں سکھلاتا ہے،اللہ کا فرمان ہے:

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ (یونس:106)

ترجمہ: اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسے کو مت پکارو جو تجھ کو نہ نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکے، پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

اپنے مومن وموحد بھائیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ سے دعا کرتے رہیں وہ ہر نیک بندے کی دعا قبول کرتا ہے،دعا کی قبولیت پہ یقین بھی رکھیں،کیا آپ نے شروع مضمون میں اللہ کا کلام نہیں پڑھا جس میں ذکر ہے کہ اللہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے بشرطیکہ وہ صحیح معنوں میں اس پر ایمان لانے والا ہو اور اس کے احکام کی تابعداری کرنے والا ہو۔اللہ کے نزدیک دعا سب سے معزز چیز ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

لیسَ شيءٌ أكْرَمَ على اللَّهِ تعالى منَ الدُّعاءِ(صحيح الترمذي:3370)

ترجمہ: اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز و مکرم کوئی چیز نہیں ہے۔

اسی لئے اللہ تعالی دعا کرنے والوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا، نبی ﷺ فرمان ہے:

إنَّ اللَّهَ حيِيٌّ كريمٌ يستحي إذا رفعَ الرَّجلُ إليْهِ يديْهِ أن يردَّهما صفرًا خائبتينِ(صحيح الترمذي:3556)

ترجمہ: اللہ «حيي كريم» ہے یعنی زندہ و موجود ہے اور شریف ہے اسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ جب کوئی آدمی اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دے تو وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو خالی اور ناکام و نامراد واپس کر دے۔

ہاں یہ بات جان لینے کی ضرورت ہے کہ دعا کی قبولیت کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں چنانچہ نبی ﷺ کا یہ فرمان ملاحظہ فرمائیں:

ما من مسلمٍ يدعو بدعوةٍ ليس فيها إثمٌ ، ولا قطيعةُ رَحِمٍ ؛ إلا أعطاه بها إحدى ثلاثَ : إما أن يُعجِّلَ له دعوتَه ، وإما أن يدَّخِرَها له في الآخرةِ ، وإما أن يَصرِفَ عنه من السُّوءِ مثلَها . قالوا : إذًا نُكثِرُ . قال : اللهُ أكثرُ

(صحیح الترغیب:1633).

ترجمہ: جب بھی کوئی مسلمان ایسی دعا کرے جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ ربّ العزت تین باتوں میں سے ایک ضرور اُسے نوازتے ہیں: یا تو اس کی دعا کو قبول فرما لیتے ہیں یا اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ کر دیتے ہیں اور یا اس جیسی کوئی برائی اس سے ٹال دیتے ہیں۔ صحابہؓ نے کہا: پھر تو ہم بکثرت دعا کریں گے۔ تو نبیؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ بخشنے (عطا کرنے) والا ہے۔

گویا دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی، کبھی فوراً قبول کر لی جاتی ہے، کبھی اس کی قبولیت میں تاخیر ہو سکتی ہے، کبھی اسے آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دی جاتی ہے تو کبھی اس کے بدلے برائی دفع کی جاتی ہے۔

بہرکیف! دعا عبادت ہے اس لئے عاجزی اور اخلاص کے ساتھ صرف اپنے خالق کو پکاریں، دعا کرتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، براہ راست اسی سے مانگیں، دعا کرتے ہوئے زندہ یا مردہ کسی کا وسیلہ نہ لگائیں بلکہ اللہ کے اسمائے حسنیٰ اور اپنے اعمال صالحہ کا وسیلہ لگائیں، گناہوں سے بچیں، صحیح طور پر اللہ پر ایمان لائیں، اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پاسداری کریں، توبہ کے ساتھ دعا کریں، حرام کمائی سے بالکل دور رہیں، لوگوں کا حق نہ ماریں

،نہ ہی کسی پر ناحق ظلم کریں اور دعا میں افضل اوقات کا خیال رکھیں۔ان باتوں کا پاس ولحاظ ہو گا

تو رب العالمین بے شک ہماری دعا قبول فرمائے گا۔

======================

نوٹ :اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل ،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :26/4/2022